# وقـــائع

صاحبزادہ ساجدالرحمن

## ڈاکٹر قریشی یادگاری خطبات کا انعقاد :

یکم اور دوم اکتوبر کی شام ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی چیئر کے تحت ,, ڈاکٹر قریشی یادگاری خطبات ،، کا انعقاد کراچی کے.کے ڈی اے سوک سینٹر کے خوبصورت اور وسیع سیمینار روم میں عمل میں آیا ۔ ترکی کے مشہور و معروف تاریخ آل عثمان کے ماہر پروفیسر ڈاکٹر خلیل انا لچک نے دو تحقیقی مقالے بعنوان ,, آل عثمان خلفاء کے دور میں شریعت کی بالادستی میں قانون سازی ،، اور ,, آل عثمان کے زمانے میں تنصیب خلافت کی نوعیت ،، پڑھے ۔ ان یادگاری خطبات کا انعقاد جامعہ کراچی نے کیا تھا ۔

یاد رہے کہ جنوبی ایشیا کے عظیم محقق ، نامور مؤرخ ، مفکر اور ماہر تعلیم ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق نے ۱۹۸۲ء کے اوائل میں ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی مسند (چیئر) کا اجراء کیا ۔ چونکہ تقریباً گیارہ سال مرحوم اس جامعہ کے وائس چانسلر رہ چکے تھے اس لیے یہ مسند صدر نے ازراہ نوازش جامعہ کراچی کو دی ۔ مزید براں ، چونکہ مرحوم کی تمام تحریروں کا اصل محور اور لب لباب تاریخی پس منظر میں اسلام کا تجزیہ تھا اس لیے صدر مملکت نے یہ مسند ,,تاریخ اسلام میں تحقیق،، کے لئے وقف کر دی ۔

اس مسند کے سپرد تین کام کیے گئے ـ اولاً مسند نشین کے ذمه تاریخ اسلام میں تحقیق ، دوم ڈاکٹر قریشی مرحوم کی تصانیف کی روشنی میں ان پر تحقیق کرانا اور سوم ڈاکٹر قریشی یادگاری خطبات کا انعقاد ـ

پہلی صورت میں تو مسند نشین ڈاکٹر یوسف عباس ہاشمی صاحب کی تصنیف ,, کتاب الرسول ،، (بزبان انگریزی) منظر عام پر آ چکی ہے ـ اس کتاب میں اس دستور مدینه کا جائزہ لیا گیا ہے جو فاضل مصنف کی تحقیق کے بموجب نبی کریم صلی اللہ علیه وسلم نے یثرب میں ورود مسعود کے صرف ساڑھے تین ماہ بعد بغیر کسی کے صلاح و مشورہ کے خود تحریر کرایا تھا ـ اس کتاب میں عربی کے اصل مآخذ ، جرمن اور ولندیزی سیرۃ نگار اور دستور کے متن سے ھی استنباط کیا گیا ہے ـ

مسند کی دوسری ذمه داری ڈاکٹر قریشی مرحوم کی تصانیف و افکار پر تحقیق کرانا ہے ـ اس ضمن میں جامعه کراچی کے شعبه تاریخ اسلام کے ایک استاد کو پی ایچ ـ ڈی میں داخله مل چکا ہے اور وہ ڈاکٹر ہاشمی صاحب کے ماتحت ,, ڈاکٹر قریشی بحیثیت مفکر اور مؤرخ اپنی نگارشات کی روشنی میں ،، کے عنوان پر تحقیق میں مشغول ھیں ـ

اس مسند کی تیسری ذمه داری قریشی یادگاری خطبات کا انعقاد تھا ـ

ابتداء میں بیرون ملک کے بعض غیر مسلم ماہرین کو خطبات کی دعوت دی گئی مگر انہوں نے معذرت کا اظہار کیا ـ اواخر ۱۹۸۳ء میں شیخ الجامعه ڈاکٹر جمیل جالبی کی ھدایت پر اس کے مسند

نشیـن پروفیسر ڈاکٹر یوسف عباس ھاشمی نے بیرون ملک کے ایسے نامور مسلم اھل علم سے رابطہ قائم کرنا شروع کیا جو اپنے اپنے دائرہ اختصاص میں خصوصی مہارت رکھتے ھوں ۔ دنیائے اسلام کے نامور محقق ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے بربنائے صحت اور عمر معذوری ظاھر کی ۔ اواخر ۱۹۸۴ء میں انعقاد ممکن تھا مگر ناگزیر وجوہ کی بنا پر ملتوی کرنا پڑا ۔ اس طرح خطبات کا انعقاد اکتوبر سال رواں سے قبل ممکن نہ ھو سکا ۔

یکم اکتوبر بروز بدھ قبل از مغرب کراچی کے ترقیاتی ادارے کے وسیع اور خوبصورت سیمینار روم میں دو روزہ سلسلۂ خطبات کا افتتاح ھوا ۔ جلسہ کی صدارت جامعہ کراچی کے سربراہ ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب نے کی ۔ تلاوت کلام پاک کے بعد مسند نشین ڈاکٹر یوسف عباس ھاشمی نے ڈاکٹر قریشی مسند کے کام پر روشنی ڈالی ۔

اس کے بعد ڈاکٹر ھاشمی نے صدر محترم جنرل محمد ضیاء الحق کا وہ پیغام پڑھ کر سنایا جو صدر نے اس موقع کے لئے ارسال فرمایا تھا ۔

صدر محترم نے ڈاکٹر قریشی مرحوم کو خراج عقیدت پیش کرتے ھوئے فرمایا کہ ان کا شمار بین الاقوامی مؤرخین کی صف اول میں ھوتا ہے ۔ صدر نے ان کے استنباطی ذھن ، وسعت نظر ، فاضلانہ تحقیق ، غیر متعصبانہ استدلال اور بیّن تشریحات کی تعریف کرتے ھوئے فرمایا کہ بحیثیت ایک راست باز مسلم اور سادہ مزاج اور تعلی سے پاک انسان کے ڈاکٹر قریشی نے خود کو اسلامی نظریہ کے تحفظ اور اسلام کی نشاۃٌ ثانیہ کے لیے وقف کر دیا تھا ۔ صدر نے فرمایا کہ اسی خیال کے پیش نظر میں نے ڈاکٹر قریشی مسند ,, تاریخ اسلام میں تحقیق ،، کے لیے مختص کی ہے ۔

اس کے بعد ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب نے اپنے خطبہ استقبالیہ میں اولاً مسند ڈاکٹر قریشی کے اغراض و مقاصد پر بصیرت افروز اظہار خیال کیا اور جو تین کا م اس مسند کے ذمہ ھیں ان پر روشنی ڈالی ۔

ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب نے اس امر پر مسرت کا اظہار کیا کہ قریشی یادگاری خطبات کا افتتاح ھمارے دوست ملک ترکی کے مشہور و معروف مؤرخ پروفیسر ڈاکٹر خلیل انا لچک کے لکچروں سے ہو رہا ہے ۔ ڈاکٹر جمیل جالبی نے مزید مسرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ دونوں دن کے مقالے ,, خلفاء آل عثمان کے زمانے میں شریعت کی بالادستی میں رہتے ہوئے قانون سازی ،، اور ,, سلاطین آل عثمان کے دوز میں تنصیب خلافت ،، وہ اہم ترین موضوع ھیں جن کی افادیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا ۔ شیخ الجامعہ نے مہمان مقرر کا خیر مقدم کرتے ہوئے ترکوں کی چھ سو سالہ اسلامی خدمات کو سراھا اور فرمایا کہ یہی اتراک تھے جنھوں نے تین براعظموں پر اس طویل عرصہ تک اسلام کا پرچم بلند رکھا اور اپنے خون سے اسلام کی آبیاری کی ۔ شیخ الجامعہ کے ان جذبات کی سامعین نے بھرپور داد دی ۔

قبل اس کے کہ فاضل مقرر اپنا مقالہ پڑھتے ، مسند قریشی کے پروفیسر ڈاکٹر ھاشمی نے سامعین کو بتایا کہ ڈاکٹر خلیل انا لچک نہ صرف تقریباً نو کتابوں کے بزبان ترکی اور انگریزی اور تقریباً تین سو تحقیقی مقالوں کے مصنف ھیں بلکہ ان کے یہ مقالے متعدد زبانوں میں ترجمہ بھی ھو چکے ھیں ، مثلاً ترکی ، انگریزی ، یونانی ، جرمن ، فرانسیسی اور سَرِبیَن ۔

اپنے پہلے دن کے مقالے میں فاضل مصنف نے یہ بتایا کہ استنبول کے عثمانی خلفاء نے کس طرح اپنے زمانے کی انتظامی اور ملکی ضروریات کے لیے قوانین وضع کیے ، مثلاً سرحدی معاملات ، محصولات ، درآمدی اور برآمدی اصول و ضوابط اور محصولات وغیرہ ۔ ڈاکٹر انا لچک نے بتایا کہ ان قوانین کے وضع ہونے کے باوجود شریعت کی بالادستی ہر حالت میں قائم رہی اور شیخ الاسلام کو ہر وقت یہ اختیار حاصل رہا کہ کسی بھی قانون کو قرآن اور سنت کے منافی تصور کرے تو اسے مسترد کر سکتا ہے اور بار ہا ایسا کیا بھی گیا ۔

دوسرے دن کے مقالے میں ڈاکٹر خلیل انا لچک نے سلاطین آل عثمان کے دور میں ادارۂ خلافت پر روشنی ڈالی ۔

فاضل مضمون نگار نے اپنے مقالے میں صدیق اکبرؓ سے لے کر آخری عثمانی خلیفہ عبدالمجید ثانی تک کے دور کا احاطہ کیا ۔ آپ نے بتایا اولین چار خلفاء کے بعد پھر خلفاء دمشق کے بنو عباس ، خلفاء اندلس اور پھر استنبول کے خلفاء آل عثمان کے زمانے میں ادارۂ خلافت کن کن ادوار سے گذرا ۔ فاضل مقالہ نگار نے یہ بھی بتایا کہ مختلف حالات کے پیش نظر قرون وسطیٰ کے مسلم مفکرین نے خلافت میں تبدیلیوں کی کس طرح نشاندھی کی ۔

آپ نے اس زمانہ کی نشان دھی بھی کی جب سولھویں صدی کی ابتداء سے بیسویں صدی کے پہلے ربع تک تین براعظموں میں عثمانی خلفاء کا نام خادم حرمین شریفین کی حیثیت سے تمام مساجد میں صلوٰۃ الجمعہ کے خطبوں میں لیا جاتا رہا ۔

ڈاکٹر خلیل انا لچک نے ان عوامل پر بھی مختصراً روشنی ڈالی

جن کی بنا پر کمال اتاترک کو ۱۹۲۳ء میں ادارۂ خلافت کو ختم کرنا پڑا۔

اس دوسری نشست کے صدر ، ڈاکٹر سید معین الحق صاحب نے اپنے صدارتی کلمات میں ڈاکٹر خلیل انا لچک کے مقالے کی بے انتہا تعریف کی اور انا لچک صاحب کے نقطۂ نظر کو سراہا ۔ ڈاکٹر معین الحق صاحب نے برصغیر کی اس تحریک کا بھی ذکر کیا جو خلافت کی بقا کے لیے اس دور کے سرکردہ مسلم زعماء نے چلائی ۔

آخر میں ڈاکٹر ھاشمی نے اس امر پر اطمینان کا اظہار کیا کہ بالآخر قریشی یادگاری خطبات کا انعقاد عمل میں آسکا ۔ ڈاکٹر ھاشمی نے اپنے اختتامی الفاظ میں نہ صرف ڈاکٹر خلیل انا لچک اور ڈاکٹر معین الحق صاحبان کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا اور سامعین کا بھی جنھوں نے دونوں دن آکر ان اجلاس کو کامیاب بنایا بلکہ خاص طور پر ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب کا شکریہ ادا کیا جن کی توجہ خاص اور ھدایت کی بنا پر نہ صرف خطبات کا انعقاد ممکن ھو سکا بلکہ مسند قریشی تمام ذمہ داریاں خوش اسلوبی سے انجام دے رھی ہے۔

چونکہ یہ یادگاری خطبات سال میں دو مرتبہ ھوا کریں گے اس لیے امید ہے کہ مارچ ، اپریل ۱۹۸۶ء میں اس میں شرکت کے لیے پروفیسر ڈاکٹر اسمعیل الفاروقی تشریف لائیں گے ۔ خطبات کا انعقاد کراچی ، اسلام آباد اور لاھور میں ھو گا ۔

چونکہ ڈاکٹر قریشی مرحوم اور ڈاکٹر اسمعیل الفاروقی دونوں ادارہ تحقیقات اسلامی سے اس کے ابتدائی دور میں منسلک رہ چکے ھیں اس لیے ڈاکٹر ھاشمی نے ادارہ کے ڈائریکٹر جنرل ڈاکٹر شیر محمد زمان کی اس دعوت کو قبول کر لیا کہ یادگاری خطبات کے دوسرے سلسلہ کی میزبانی ادارہ کرے ۔